مثنوی مولوی معنوی

کلید مثنوی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

عارف باللہ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ کی نادر روزگار
اور معرکہ آرا کتاب مثنوی معنوی کی جامع اور لاجواب اردو شرح

کلید مثنوی

جلد ۲۳-۲۴ دفتر ۶

مع افادات وارشادات:
حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ

از
حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 540513-519240

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

Library Govt. College for Women M. Gate
Serial No. 1.2008.0
Date .... Initial ....

ضروری وضاحت

ایک مسلمان دینی کتابوں میں دانستہ غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون یقیناً صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

نام کتاب

کلید مثنوی

تاریخ اشاعت..................محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
ناشر..................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت..................سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان --- ادارہ اسلامیات انار کلی، لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور --- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ --- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور --- دارالاشاعت اردو بازار کراچی

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

العشر السادس من شرح الدفتر السادس

من المثنوی للمولوی المعنوی الاتم فی المنتصف صفر ۱۳۴۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

داستان آں سہ مسافر مسلمان و ترسا و جہود کہ [illegible] بودند گفتند آں قوت را فردا خوریم مسلمان صائم بود گرسنہ ماند الاں کہ مغلوب بود

تین مسافروں نصرانی اور یہودی اور مسلمان کا قصہ ان کو راستہ میں کھانے کو حلوا ملا [illegible] بھرے تھے انہوں نے کہا کھانا کل کھائیں گے مسلمان روزہ دار اور بھوکا رہا کیونکہ وہ مغلوب تھا۔

یک حکایت بشنو اینجا اے پسر	تا نگردی ممتحن اندر ہنر
ایک حکایت سن اس مقام میں اے پسر	تا کہ ہنر میں تیرا امتحان نہ ہونے لگے
آں جہود و مومن و ترساگر	ہمرہی کردند باہم در سفر
اس یہودی اور مومن اور عیسائی نے فاتا	سفر میں باہم معیت اختیار کی
باد و گمرہ ہمرہ آمد مومنے	چوں خرد با نفس و با آہرمنے
دو گمراہوں کے ساتھ ایک مومن ہمراہ ہو گیا	جس طرح عقل نفس کے ساتھ اور شیطان کے ساتھ
مروزی و رازی افتند در سفر	ہمرہ و ہم سفرہ پیش ہمدگر
ایک مرو کا رہنے والا اور ایک رے کا رہنے والا سفر میں	ہم طریق اور ہم سفرہ ایک دوسرے کے سامنے واقع ہو جاتے ہیں
در قفس افتند زاغ و چغد و باز	جفت شد در حبس پاک و بے نماز
قفس میں زاغ اور چغد اور باز واقع ہو جاتے ہیں	حبس میں ایک پاک اور ایک بے نماز مجتمع ہو گئے
کردہ منزل شب بیک موضع بہم	مشرقی و مغربی قانع بہم
باہم منزل کی شب کے وقت ایک مقام میں	ایک مشرقی اور ایک مغربی نے باہم دگر قانع ہو کر
ماندہ در منزل زرہ خرد و شگرف	روز ہا باہم ز سرما وز برف
منزل میں رہ گئے ہیں راہ سے ایک خرد اور ایک بزرگ	کئی روز تک باہم دگر بوجہ سرما اور برف کے

چوں کشاید راہ و بردارند بند	[illegible]
[illegible]	[illegible]
چوں قفس را بشکند شاہ خرد	جمع مرغاں ہر طرف سوئے پرد
[illegible]	[illegible]
پر کشادہ خویش ازیں پر شوق و یاد	در ہوائے جنس خود سوئے معاد
[illegible]	[illegible]
پر کشادہ ہر دے با اشک و آہ	لیک بے بدن ندارد روئے و راہ
[illegible]	[illegible]
چونکہ رہ یابد پرد ہر یک چو باد	سوئے آں کز یاد آں پر می کشاد
جب راہ کشادہ ہو گیا ہر ایک ہوا کی طرح اڑ جاتا ہے	اسی کی طرح جس کی یاد سے وہ پر کھولتا تھا
آں طرف کش بود اشک و سوز و آہ	چونکہ فرصت یافت آں سو کوفت راہ
جس طرف کہ اس کو گریہ اور سوز اور آہ تھا	جب اس نے فرصت پائی اس طرف راہ چلنا شروع کر دیا
در تن خود بنگر ایں اجزائے تن	از کجا جمع آمدند اندر بدن
تو اپنے تن میں ان اجزائے تن کو دیکھ لے	کہ بدن میں کہاں سے جمع ہو گئے
آبی و خاکی و بادی و آتشی	عرشی و فرشی و رومی و کشی
آبی اور خاکی اور بادی اور آتشی	عرشی اور فرشی اور رومی اور کشی
از امید عود ہر یک بستہ طرف	اندریں منزل بہم از بیم برف
ہر ایک امید عود سے تشنگی لگائے ہوئے ہے	اس منزل میں مجتمع ہیں خوف برف سے
برف گوناگوں جمود ہر جماد	در شتای بعد آں خورشید داد
برف گوناگوں سکون ہے ہر ساکن کا	اس خورشید عدل کے بعد کے زمستان میں
چوں بتابد تف آں خورشید خشم	کوہ گردد کاہ، ریگ و کاہ پشم
جب اس خورشید قہر کی گرمی چمکے گی	پہاڑ تو گھاس ہو جاوے گا ریگ اور گھاس مثل اون کے ہو جاوے گا
در گداز آید جمادات گراں	چوں گداز تن بوقت نقل جاں
گدازنگی میں آویں گے جمادات ثقیلہ	مثل گدازنگی تن کے وقت نقل روح کے

ایک حکایت کی اس مقام میں [illegible]

[illegible] ہو اور یہ حکایت کے لئے ہے [illegible]

کی مذمت حکایت کے قول کے اشعار میں بھی تھی اور اسی کی تائید میں [illegible]

فائدہ اس لئے ہوگا کہ اس میں چالاکی کی مضرت ہو کہ یہودی اور ترسا کو [illegible]

یہودی اور مومن اور عیسائی نے غالبًا (کسی ضرورت سے قصدًا) سفر میں باہم معیت اختیار کی (یا شاید اتفاق سے مرافقت ہوگئی ہو اور) دو گمراہوں کے ساتھ ایک مومن ہمراہ ہوگیا جس طرح عقل (کہ [illegible] نفس کے ساتھ اور شیطان کے ساتھ (ہمراہ ہوگئی جن کا اجتماع انسان میں ظاہر ہے کہ عقل آمر بالخیر مثل مومن کے لئے اور نفس و شیطان آمر بالشر مثل یہود و ترسا کے ہیں آگے اس اجتماع کی اور مثال ہے کہ جیسے کبھی ایک مرو کا رہنے والا اور ایک رے کا رہنے والا سفر میں ہم طریق اور ہم سفر و ایک دوسرے کے سامنے واقع ہو جاتے ہیں۔ (اور جس طرح کبھی) قفس میں زاغ اور چغد (مشابہ یہود و ترسا) اور باز (مشابہ مومن) واقع ہو جاتے ہیں (اور جس طرح) حبس میں ایک پاک اور ایک بے نماز مجتمع ہوگئے (اور جس طرح) باہم منزل کی (ہو) شب کے وقت ایک مقام میں ایک مشرقی اور ایک مغربی نے باہم گر قانع ہو کر (اور جس طرح گویا) منزل میں رہ گئے ہیں راہ سی (تجاوز کر کے) ایک خرد اور ایک بزرگ کئی روز تک باہم گر بوجہ سرما اور برف کے (ان سب مثالوں میں مابہ الاشتراک اجتماع اتفاقی عارضی ہے آگے اس کے عارضی ہونے پر تفریع ہے کہ) جب راستہ کھل جاوے گا اور مانع کو (مرتفع کرنے والے) مرتفع کردیں گے (مثلاً برف جو کہ مانع تھا موقوف ہوگیا) تو باہم قطع تعلق کردیں گے اور سب ایک جگہ چلے جاویں گے (سب سے مراد مروزی و رازی اور مشرقی و مغربی اور خرد و بزرگ اسی طرح) جب قفس کو شاہ عقل توڑ ڈالے (شاہ خرد سے مراد انسان صاحب عقل یعنی کوئی آدمی اس کو توڑ ڈالے) تو جماعت طیور کی ہر ایک ایک طرف کو اڑ جائے (طیور سے مراد زاغ اور چغد اور باز جو اوپر مذکور تھے یہ حالت تو قفس شکستن کے بعد ہوئی باقی) اس (قفس شکنی) سے پہلے (بھی یہ حالت تھی کہ) شوق اور یاد میں بھرے ہوئے (سب طیور) پر کھولے ہوئے تھے اپنے ہم جنس کی محبت میں (اپنے اپنے) مقام عود کی طرف (پر کھولنے سے مراد مستعد ہونا یعنی اس وقت بھی اڑنے کے لئے کہ اپنے اپنے موطن یعنی مسکن مشارکات فی النوع میں پہنچ جاویں پھڑ پھڑاتے تھے جس میں پر کا کسی قدر کھلنا ظاہر ہے اور آگے یہی مضمون بلفظ دیگر ہے کہ سب (پر کھولے ہوئے تھے ہر دم اشک و آہ کے ساتھ (کنایہ ہے شوق سے) لیکن اڑنے کی کوئی صورت اور طریق نہ تھا (کیونکہ قفس مانع تھا پس) جب (قفس ٹوٹنے سے) راہ کشادہ ہوگیا ہر ایک (پرندہ) ہوا کی طرح اڑ جاتا ہے اسی (مقام) کی طرف جس کے یاد (اور شوق) سے وہ پر کھولتا تھا (اور پھڑ پھڑاتا تھا یعنی) جس طرح کہ اس کا گریہ اور سوز اور آہ (یعنی اشتیاق) تھا جب اس نے فرصت پائی اس طرف راہ چلنا شروع کردیا (حاصل یہ کہ اجتماع عارضی و اتفاقی جو کہ مورد حکایت میں اور اس کے امثلہ میں ہوا تھا اس کے یہ آثار ہیں کہ قسری ہوتا ہے اور اجتماع کے وقت بھی انجذاب الی المجانس ہوتا ہے اور بمجرد ارتفاع مانع کے سب مجتمعات اپنی اپنی مقتضائے طبعی کی طرف راجع ہوتے ہیں پس اسی کلیہ اور مواد مذکورہ کی موافق) تو اپنے تن میں (بھی) ان اجزائے تن کو دیکھ لے کہ بدن میں کہاں سے جمع ہوگئے (ایک)

آبی (ہے) اور (ایک) خاکی (ہے) اور (ایک) ہاوی (ہے) اور (ایک) آتشی (ہے گویا ایک) عرشی (ہے اور (ایک) فرشی (ہے) اور (ایک) رومی (ہے) اور (ایک) کمی (ہے یعنی باشندہ شہر کش از ماوراء النہر کذا فی الغیاث مراد مطلق موصوف باوصاف مختلفہ چنانچہ اجزائے بدن کا اختلاف بالماہیۃ وبالخواص ظاہر ہے اور ان اجزا سے جو ہر مختلفہ میں) ہر ایک امید عود (الی الاصل) سے ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے (اور) اس منزل (دنیا) میں مجتمع ہیں خوف برف سے (جیسے وہ مسافرین مختلف الاحوال خوف برف سے جمع ہو گئے تھے آگے اس برف کا مصداق بتلاتے ہیں کہ) برف گوناگوں سکون ہے ہر ساکن کا اس خورشید عدل کے بعد کے زمستان (کے زمانہ) میں (مطلب یہ کہ دنیا عالم ابتلاء ہے اور آخرت عالم ظہور عدل ہے اور یہ وقت حیٰوۃ دنیویہ کا اس عالم آخرت سے بعد کا وقت ہے پس یہ مشابہ ہے موسم زمستان کے کہ اس میں برف گرتا ہے جس سے ہر متحرک چیز جامد ہو جاتی ہے اسی طرح زمانہ بعد ظہور عدل میں کہ زمانہ حیوٰۃ دنیویہ کا ہے ان سب اجزاء مختلفہ الطبع کو حرکت بالفعل الی اصولہا سے سکون ہو گیا ہے چنانچہ ظاہر ہے ورنہ سب میں انفکاک ہو کر حیٰوۃ زائل ہو جاوے پس وہ برف یہ ہے کہ اس کے قسر سے یہ سب جمع ہو رہے ہیں اور) جب اس خورشید قہر کی گرمی چمکے گی (خورشید قہر سے مراد وہی خورشید عدل ہے باوجودیکہ عدل میں لطف اور قہر دونوں ظاہر ہوں گے مگر اس کو خورشید خشم اس لئے کہا کہ لطف تو اس عالم ابتلاء میں بھی ظاہر ہو رہا ہے وہ تو رہے ہی گا صرف خشم اپنے محل پر ظاہر ہو جاوے گا۔ مطلب یہ کہ جب عالم عدل ظہور پاوے گا جس کا مبدا قیامت ہے اس وقت) پہاڑ تو گھاس (اور ریگ) ہو جاوے گا (اور پھر وہ) ریگ اور گھاس مثل ان کے (منتشر و متفرق) ہو جاوے گا (قال تعالیٰ وتکون الجبال کالعھن المنفوش وقال تعالیٰ و بست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا پس اس وقت) گداختگی (اور حرکت) میں آویں گے جمادات ثقیلہ (یعنی جبال وغیرہا) مثل گداختگی (وانحلال اجزاء) تن کے وقت نقل روح کے (کہ روح نکلتی ہے سب اجزاء مضمحل و منحل ہو کر روح اپنے مقر میں اور سب اجزاء کے عناصر اپنے مستقر میں پہنچ جاتے ہیں جیسا آفتاب نکلنے سے اجزاء مائیہ منجمدہ گداختہ ہو کر مرکز ماء کی طرف حرکت کرنے لگتے ہیں مطلب یہ کہ مواد مذکورہ سابقہ کو دیکھ کر اپنی حالت میں غور کر اور عبرت پکڑ اور اس اجتماع پر مغرور مت ہو اور روح کی اصل کو یاد کر کے اس عالم سے مناسبت بڑھا آگے رجوع ہے قصہ کی طرف)

چوں رسیدند ایں سہ ہمرہ منزلے	ہدیہ شاں آورد حلوا مقبلے
جب یہ تینوں ہمراہی ایک منزل میں پہنچے	تو ان کے لئے ہدیہ کے طور پر حلوا لایا ایک صاحب اقبال
برد حلوا پیش آں ہر سہ غریب	محسنے از مطبخ انی قریب
ان تینوں مسافروں کے سامنے حلوا لایا	ایک محسن مطبخ انی قریب سے
نان گرم و صحن حلوائے عسل	برد آں کاں اندر ثوابش بد امل
نان گرم اور صحنک حلوائے شہد کی	لایا وہ شخص کہ ثواب میں اس کی امید تھی
الکیاسۃ والادب لاھل المدر	الضیافۃ والقریٰ لاھل الوبر
زیرکی اور تہذیب تو اہل شہر میں ہے	ضیافت اور مہمانداری اہل دیہات میں ہے